عبداللطیف خالد چیمہ
سیکرٹری اطلاعات مجلس احرار اسلام پاکستان

سترھویں سالانہ شھداء ختم نبوت کانفرنس ربوہ

- پیپلز پارٹی پاکستان سے دین کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتی ہے۔
- مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ تک جدوجہد جاری رہے گی۔
- قادیانی رسائل و جرائد اور پریس ضبط کئے جائیں۔
- مسجد احرار، ربوہ میں منعقدہ سترہویں سالانہ دو روزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس سے
- حضرت مولانا خواجہ خان محمد، سید عطاء المحسن بخاری، سید عطاء المومن بخاری، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مولانا محمد مغیرہ، پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، ابوسفیان تائب، مولانا اللہ بخش اور سید محمد کفیل بخاری کا خطاب۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ للہ علیہ اور ان کے گراں قدر ساتھیوں نے اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان میں احرار کے شعبہ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت کا مرکز قائم کیا اور قادیانیوں کے تسلط کو توڑا تو فروری ۱۹۷۶ء میں فرزندان امیر شریعت نے بھٹو حکومت کی پابندیوں کے باوجود ربوہ میں ختم نبوت کا پھریرا لہرایا اور ڈگری کالج ربوہ کے متصل مسلمانوں کے پہلے عالمی اسلامی تبلیغی مرکز مسجد احرار اور جامعہ ختم نبوت کی بنیاد رکھی۔ ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو یہاں ایک رزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے اور عظیم الشان جلوس بھی نکالا جاتا ہے اقصیٰ چوک اور ایوان محمود کے عین سامنے قائدین احرار مرزائیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں۔

۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے دس ہزار شہداء کی یاد میں ہر سال دو روزہ سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس اسی مرکز میں پورے تزک و احتشام کے ساتھ گذشتہ ۱۶ سال سے منعقد ہو رہی ہے۔ امسال ۱۷ ویں سالانہ کانفرنس ۱۶، ۱۷ مارچ ۹۵ء جمعرات، جمعتہ المبارک کو روائتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں دور دراز اور ملک کے مختلف علاقوں سے جید علماء کرام، دینی رہنماؤں سرخ پوش احرار رضا کاروں اور مجاہدین ختم نبوت کے قافلے شریک ہوئے۔ کانفرنس کا آغاز مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل سید عطاء المحسن بخاری کی تقریر سے ہوا جو بعد نماز ظہر تا نماز عصر جاری رہی۔ انھوں نے حیات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے تفصیلی گفتگو فرمائی اور منکرین ختم نبوت کے تمام اعتراضات کے مدلل

کے درس قرآن کریم سے ہوا بعد ازاں وقفہ دیا گیا اس دوران احرار کے شعبۂ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مجلس مشاورت بھی منعقد ہوئی جس میں شعبہ تبلیغ کی سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کی منصوبہ بندی کی گئی مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کا فیصلہ بھی کیا گیا یو۔ کے احرار ختم نبوت مشن (برطانیہ) کے نمائندے نے برطانیہ اور بیرون ممالک میں کام کا جائزہ پیش کیا۔

گیارہ بجے قبل دوپہر پانچویں نشست کا آغاز ہوا جس میں مولانا اللہ بخش، پنجاب بار کونسل کے ممبر ملک ربنواز ایڈووکیٹ، قاری محمد اصغر عثمانی، مولانا محمد ادریس، حاجی محمد اشرف، کپتان غلام محمد، اکمل شہزاد، قاری محمد عالم اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

چھٹی اور آخری نشست نماز جمعۃ المبارک کے بعد شروع ہوئی۔ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم

○ بیرونی طاقتیں اپنے نظریات کی جنگ پاکستان میں لڑنا چاہتی ہیں۔

○ توہین رسالت ﷺ آرڈیننس کی مخالفت عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

نبوت پاکستان کے سربراہ اور خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نماز جمعہ سے قبل تشریف لے آئے تھے آخری نشست کی صدارت انہوں نے فرمائی۔ اس نشست سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئین کی دفعہ ۲۹۵ سی دراصل قادیانیت کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ حکمران مرزائیوں کے بارے میں آئینی فیصلوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے ۲۹۵ سی کو غیر مؤثر کرنے کی گھناؤنی سازش کر رہے ہیں۔ توہین رسالت ﷺ کے مجرموں کو جس شان و شوکت کے ساتھ بیرون ملک روانہ کیا گیا اور مقدمہ پر جس طرح حکمران اثر انداز ہوئے اس پر حکومت کو ڈوب مرنا چاہیئے۔ ممتاز قانون دان اور ممبر پنجاب بار کونسل ملک ربنواز ایڈووکیٹ نے کہا کہ مسلمان مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے ہمارے مسائل کا حل صرف اسلامی نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔

ماھنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر اور احرار کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ حکمران اور سیاستدان تمام دین دشمن تحریکوں بالخصوص قادیانیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

ناموس رسالت ﷺ اور ناموس صحابہؓ کے مخالفین کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جبکہ حکمران اپنے مخالفین کو جیل بھیج رہے ہیں۔

کانفرنس کے آخری مقرر مجلس احرار اسلام پاکستان کے قائم مقام امیر سید عطاء المومن بخاری سٹیج پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمارے پاس اس کے شواہد موجود ہیں کہ موجودہ فرقہ واریت، طبقہ واریت اور

جوابات دیئے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و موت کے بارے میں گفتگو ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عیسیٰ پر موت آئے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عیسیٰ پر موت آئے گی۔ یعنی عیسیٰ پر ابھی موت نہیں آئی۔ نہ وہ سولی دیئے گئے نہ قتل کئے گئے اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے ان کو موت آئی۔ عقیدے کی بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ ہیں وہاں کی زندگی کا نظام بالکل الگ تھلگ ہے وہاں نہ یہ دن رات نہ سورج چاند، نہ غذا کا یہ سامان نہ غذائی نظام - وہاں کیا نظام ہے اور کیا غذا ہے کیا ماحول ہے اور کیسی زندگی.....؟ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

مرزائی یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ آسمانوں پر کسی کا زندہ رہنا تو خلود (ہمیشگی) ہے حالانکہ ہمیشگی اس کا نام نہیں۔ ہمیشگی تو یہ ہوگی کہ ان کو کبھی موت نہ آئے جبکہ یہاں یہ بات طے ہے کہ ان کو ایک معین وقت پر یقیناً موت آئے گی، حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنی زندگی تک تو عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی گواہی دی اور ان کی موت کی خبر مستقبل کے صیغے سے دی کہ ان پر موت آئی نہیں بلکہ آئے گی۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ایک سو احادیث مبارکہ میں نزول عیسیٰ کا ذکر ہے پیدائش کا کہیں ذکر نہیں۔ مسیح تو وہی ہیں جو نازل ہوں گے۔ اور پیدا ہونے والے کو مرزا ہی کہا جائے گا۔

پھر مرزائی یہ دھوکہ بھی دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی ہے حالانکہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو حضور اکرم ﷺ کے خلیفہ ہوں گے۔ وہ خلافت رسول کا کام کریں گے، اپنی نبوت و رسالت کا نہیں۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ توہین رسالت ﷺ آرڈیننس کی عملاً پامالی کر کے حکومت قادیانیوں کو خوش کرنے کا سامان کر رہی ہے۔ توہین رسالت کے قانون کی مخالفت عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے یہ امر تشویشناک ہے کہ عیسائی اقلیت کو قادیانی کمیونٹی کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ غیر ملکی سفارت کاروں کے ربوہ کے مسلسل دورے اس حقیقت کی غمازی کرتے ہیں کہ بیرونی طاقتیں اپنے نظریات کی جنگ قادیانی آلہ کاروں کی مدد سے پاکستان کی سرزمین پر لڑنا چاہتی ہیں۔ مذہبی جماعتیں اور ان کے سربراہ ہوش کے ناخن لیں اور لادین مغربی جمہوریت کی بجائے اسلام کے نفاذ کی جدوجہد پر متحد ہو جائیں۔ نماز مغرب کے بعد ربوہ اور گردو نواح کے تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور طلباء کی خصوصی نشست سے بھی سید عطاء المحسن بخاری نے حالات حاضرہ میں دینی کام کی ضرورت اور فتنۂ ارتداد کے خلاف جدوجہد کے حوالے سے گفتگو کی اور سوالات کے جواب بھی دیئے۔

عشاء کی نماز کے بعد مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مولانا محمد مغیرہ، سید خالد مسعود گیلانی، محمد عمر فاروق سمیت دیگر مقررین نے منتخب موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ یہ نشست رات بارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے روز ۷ مارچ جمعتہ المبارک کو کانفرنس کا آغاز نماز فجر کے بعد پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری

تخریب کاری کے پیچھے قادیانیوں اور امریکی و یہودی لابیوں کا منظم ہاتھ ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران مسلم لیگ نے دس ہزار نہتے مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔ اس تحریک میں ناموس رسالت کے پروانے سینے تان کر گولیاں نہ کھاتے تو آج یہ ملک کفر و الحاد اور مرزائیت کی لپیٹ میں ہوتا اور کوئی بھی یہاں اسلام کی بات نہ کر سکتا۔ پیپلز پارٹی دین کو اسکی جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتی ہے فسطائی ہتھکنڈوں سے دینی مدارس اور دینی جماعتوں کو تباہ کرنے کی منظم سازش کی جا رہی ہے جتنا عدم تحفظ آج ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ لسانی و گروہی اور علاقائی فتنے اور فرقہ واریت حکمرانوں کی شعوری کوشش کا نتیجہ ہے۔ حکومت کی سرپرستی میں قوم کو زنا اور شراب کا رسیا بنایا جا رہا ہے۔ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے قوم کو گانے بجانے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اہانت رسول (ﷺ) کے مجرموں کو جس طریقے سے اس ملک میں سرکاری اعزاز بخشا گیا ہے اس کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش اور خوفناک منصوبہ کار فرما ہے۔

پنجاب کے ضلع خانیوال سے لیکر ضلع گوجرانوالہ تک عیسائی علیحدہ خود مختار ریاست بنانے کی سازش کر رہے ہیں جبکہ حکومت پردہ پوشی کر کے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں عیسائی ہی توہین رسالت کے مرتکب کیوں ہوئے؟ شاہ صاحب نے کہا کہ مرزا طاہر کو پاکستان واپس لانے کی بھی ایک گہری سازش ہو رہی ہے تمام دینی قوتوں کا فرض ہے کہ وہ عالمی تناظر میں اپنے حالات کا جائزہ لیں اور توحید و ختم نبوت اور اسوۂ صحابہ کرامؓ کی مضبوط ترین قدر مشترک پر مل بیٹھنے کی گنجائش نکالیں ورنہ سب کے لئے بہت مشکلات پیش آئیں گی۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی طویل دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کے اختتام پر درج ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

۱۔ مجلس احرار اسلام ملک میں بڑھتی ہوئی لاقانونیت، دہشت گردی، قتل و غارت گری اور امن و امان کی تیزی سے بگڑتی ہوئی صورتحال کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ نہتے

● ربوہ میں کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

● ملک میں ہونے والی دہشت گردی اور بدامنی حکومت کی نااہلی اور ناکامی ہے۔

شہریوں کے جان و مال اور املاک کے تحفظ کے لئے تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لایا جائے اور وطن عزیز کو امن و آشتی کا گہوارہ بنایا جائے۔

۲۔ مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت پیر جی عبدالعلیم رائے پوری ۱۶ جنوری ۱۹۹۵ء کو چیچا وطنی میں شہید کر دیئے گئے۔ یہ اجتماع اس دہشت گردی کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قاتلوں کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

۳- ملک میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل در آمد کرایا جائے اور شعائر اسلامی کی خلاف ورزی کے مرتکب قادیانیوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۴- مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۵- ہائی کورٹ کے توہین رسالت ﷺ کیس کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے سے پیشتر مجرموں کی فی الفور رہائی اور قانونی ضوابط کی صریحاً خلاف ورزی کہ جس کے نتیجے میں انہیں راتوں رات بیرون ملک روانہ کر دیا گیا۔ مسلمانانِ پاکستان حکومت کے اس ناروا عمل کو دینی معاملات میں ناقابل برداشت مداخلت تصور کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ایسے حساس دینی معاملات میں مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے۔ توہین رسالت کے ملزموں کو واپس پاکستان بلائے اور سپریم کورٹ کے فیصلہ تک ملزموں کو اپنی گرفت میں رکھے۔ نیز ملک میں توہین رسالت کے قبیح جرم کے ارتکاب کو قانون پر عمل داری کے ذریعے ناممکن بنایا جائے۔

۶- پیپلز پارٹی قادیانیوں کی ملی بھگت سے پاکستان میں فرقہ واریت کو شعوری کوشش کے تحت ہوا دے رہی ہے اور غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر دینی اقدار کی پامالی، دینی مدارس پر پابندی اور دینی اذھان کی رسوائی حکومت کے طے شدہ پروگرام کا حصہ ہے تاکہ پاکستان میں بھی مصر، الجزائر اور ترکی جیسے حالات پیدا کئے جا سکیں۔ ہم اس طرز عمل کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

۷- مالاکنڈ میں تحریک نفاذ شریعت کے کارکنوں پر ظالمانہ ریاستی تشدد اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ حکومت

○ عیسائی پاکستان میں "عیسائی ریاست" کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

اسلام پسند تحریکات کو بہر صورت کچل کر امریکی صیہونی عزائم کی تکمیل چاہتی ہے۔ شہداء ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مالاکنڈ میں تحریک کے گرفتار کارکنوں کو فی الفور رہا کیا جائے اور نفاذِ شریعت کے بارے میں واضح اور دو ٹوک اعلان کیا جائے۔

۸- کوٹ وساوا (ربوہ نزد ڈگری کالج) میں پولیس چوکی قائم کی جائے۔

۹- ربوہ شہر میں رات کو پولیس گشت کا مناسب انتظام کیا جائے اور نفری بڑھائی جائے۔

۱۰- ڈش انٹینا کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ کو سرکاری سطح پر روکا جائے۔

۱۱- ربوہ میں سرگودھا روڈ پر قادیانیوں کی مسجد کی طرز پر نئی عبادت گاہ کی تعمیر کو فی الفور روکا جائے۔

۱۲- ربوہ کی کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

۱۳- چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

۱۴- روزنامہ الفضل (ربوہ) سمیت قادیانیوں کے تمام اخبارات و رسائل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔ اور ضیاء

- عیسائی اقلیت کو قادیانی کمیونٹی کی مکمل حمایت حاصل ہے۔
- پاکستان کی بقاء اور سر بلندی کے لئے تمام دینی جماعتیں مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں۔

الاسلام پریس ربوہ کو سر بمہر کیا جائے۔

۱۵۔ ربوہ میں تجاوزات کی آڑ میں قادیانیوں سے ساز باز کر کے جن مسلمانوں کی دکانیں اور مکانات مسمار کر دیئے گئے ہیں انہیں بحال کیا جائے۔

۱۶۔ پنجاب میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کی دھڑا دھڑ بھرتی اور بڑھتا ہوا سرکاری اثر و رسوخ ملک و ملت کے لئے کسی خطرناک مستقبل کی علامت ہے۔ سول اور فوج میں تمام اہم عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور ہٹایا جائے۔

۱۷۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ پر قائم جھوٹے مقدمات واپس لئے جائیں۔

بقیہ از صہ ۴۱

"عارف" وظیفہ خوار ہو، کھاتے رہو حرام!

× کراچی کا مسئلہ ہمارا اندرونی مسئلہ ہے۔ (ایک بیان)

توہین رسالت۔ سلامت مسیح اور رحمت مسیح کا مسئلہ کیا لندن اور نیویارک کا مسئلہ تھا۔ وہ تمہارا اندرونی مسئلہ نہیں تھا؟

بقیہ از صہ ۵۹

------ اور یہ بات تجربات سے واضح ہی نہیں بلکہ ثابت ہو چکی ہے، ہندوستان میں جمہوریت دراصل ہندوینت کے فکری نظام کا نام ہے------ اور پاکستان میں جمہوریت قائد اعظم کی رحلت کے بعد ایک حربی قسطائیت سے قریب ہو گئی ہے------ فی الحال یہ تفصیل کا موقع نہیں کیونکہ سبھی نقش و نگار لوگوں کو معلوم ہیں، لیکن جو حالات درپیش ہیں ان کے پیش نظر ہم جیسے ہزاروں لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اس جمہوریت سے بادشاہت اچھی اور اس بادشاہت سے آمریت اچھی جو بہمہ وجوہ بے شمار آقاؤں کی خدمت گزاری سے نجات دلاتی ہے------

آج سوچنے کی بات یہ نہیں کہ ہم جمہوریت کا تحفظ کیوں کر کر سکتے ہیں۔ آج سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم جمہوریت سے کیوں کر نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جس میں عوام کی حیثیت تاش کے جوکر کی سی ہو گئی ہے۔

(اداریہ ہفت روزہ "چٹان" لاہور، ۲۷ ستمبر ۱۹۵۴ء)